REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲/۸ "

فی پرچہ /۱

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۳ وفا ۱۳۲۹ ہش	۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۶۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے خاص دعاؤں کی ضرورت

لاہور ۱۲ جولائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکمل اور صحیح کوائف خود حضور کے اپنے الفاظ میں تفصیل کے ساتھ اسی پرچے میں اندر دیئے جا رہے ہیں۔ جن سے مترشح ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت تشویشناک دور میں سے گذر رہی ہے۔ حضور گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے بستر علالت پر دراز ہیں۔ اور تا حال مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے مخلصانہ التجا ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے رمضان المبارک کے مبارک و مقدس ایام میں نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں فرمائیں۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو دس اور ایک بجے کے درمیان ہلکی حرارت ہو جاتی ہے۔ باقی حالت بدستور ہے۔ احباب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عراق اور ایران جانے والے زائرین اب کم سٹرلنگ لے جا سکیں گے

کراچی ۱۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے عراق اور ایران جانے والے زائرین کے لئے سٹرلنگ لے جانے پر مزید قید لگا دی ہے۔ پہلے ایسے زائرین کو ۱۰۰۰ سٹرلنگ کا چیک یا ہنڈی لے جانے کی اجازت ملی ہوئی تھی۔ لیکن اب عراق والے ۴۰۰ لم اور عراق کے راستے ایران جانے والے صرف ۶۰۰ لے جا سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی زیادہ ضرورت ثابت کر دیں۔ یہ اقدام اس لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ کہ زائرین کے نام پر کچھ اور لوگ سٹرلنگ کو چور بازار میں بیچ کر نفع کما لیا کرتے تھے۔ بلکہ پچھلے دنوں بعض درخواستوں کی تحقیق پر بعض زائرین جعلی معلوم ہوئے۔ اب ہر ایک زائر کو مجسٹریٹ سے تصدیق کروانا ہوگی۔ اور ہر زائر کو ثابت کرنا ہوگا کہ وہ صرف زیارت کے لئے ہی جا رہا ہے۔ ہر ایسے زائر کو درخواست کے ساتھ -/۱۲۰ روپے بھی جمع کرانے ہوں گے۔ جو بعد میں واپس ہو سکیں گے۔

مختصرات

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نے ملک کی ساری یورونیم خود خریدنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یورونیم ایٹمی طاقت میں کام آتی ہے۔

لنڈن۔ ۱۲ جولائی لنڈن میں ایٹمی طاقت پر کنٹرول کے سلسلے میں ۵۰ طاقتوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ روس کے اس میں شرکت کرنے والے چار ارکان کل لنڈن پہنچ جائیں گے۔

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کسی جاپانی فرم اور پاکستانی تاجروں کے درمیان ۶ لاکھ ڈالر کی سوتی کپڑا بننے والی مشینوں کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ امید ہے۔ زرعی آلات کے سلسلے میں گفت و شنید کی جائے گی۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ برطانیہ کے ایک بحری جہاز کے پاکستانی کارکن عبد الرحمان احمد نے اپنی جان دے کر اپنے پچاس ساتھیوں کو بچا لیا۔ تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس جان نثار پاکستانی مجاہد کی بے حد تعریف کی ہے۔

کوریا میں امریکی فوجیں اپنا ہیڈکوارٹر تائیجون خالی کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ کوریا کے متعلق تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکنوں کو دریائے کم کے اس پار دھکیل دیا ہے۔ دریائے کم امریکنوں کے ہیڈکوارٹر تائیجون اور شمالی کوریا کے درمیان آخری قدرتی رکاوٹ تھی۔ صبح سب سے پہلے دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے شمال مشرقی اور وسطی محاذ پر اس حملے کو کامیاب بنانے کے لئے ۵۰ ٹینک اور اپنے ۵۰ ہزار سپاہی اس جنگ میں جھونک دیئے تھے۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے امریکنوں کی ان تمام ناکامیوں کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور اب ان کی فوجیں دریائے کم پر کہیں کہیں پاؤں جمانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن اطلاعات سے ظاہر یہ ہوتا ہے۔ کہ شمالی کوریا کی فوجیں برابر بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ جنرل میکارتھر نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں بتایا ہے۔ کہ شمالی کوریا کی فوج انہیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ شمالی کوریا کے ہوائی بیڑے نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

مسٹر لی کا تار۔ آج مجلس اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل 'لی' نے شمالی اور جنوبی کوریا کو ایک مضمون تار میں کہا ہے۔ کہ وہ جنگ کے دوران میں جنیوا کانفرنس کے سمجھوتے کو مدنظر رکھیں۔ اور بین الاقوامی ریڈ کراس کی خدمات قبول کر لیں۔ آپ نے یہ تار پریشان کن خبروں کی بناء پر دیئے ہیں۔ جن میں جنگی قیدیوں کو گولی مار دینے کی اطلاعات ملی تھیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کے مطابق وزارت خارجہ امریکی سینیٹ کے بعض ارکان کے اس مطالبے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ کہ کوریا میں اقوام متحدہ کی جنگ کو سر کرنے کے لئے مجلس اقوام کے دوسرے ممالک سے بھی امدادی فوجیں منگوائی جائیں۔

ہمیں علم نہیں ہے۔ امریکہ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے ایک اطلاع دی تھی۔ کہ پاکستان کوریا میں امریکہ کی پولیس کارروائی کی اعانت کے لئے اپنی میدانی فوج بھیجے گا۔ سرکاری طور پر دریافت کرنے سے صرف اتنا بتایا گیا ہے۔ کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ علم نہیں ہے۔ آج شمالی کوریا کی فوجوں نے ٹوبیچوان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر تائیجون سے بیس میل شمال کی طرف ہے۔ امریکی فوجیں اب تائیجون سے ۱۵ میل شمال کی طرف اپنے مورچے بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر جلد کمک نہ پہنچی۔ تو امریکی فوجیں اپنا عارضی ہیڈکوارٹر تائیجون خالی کر دیں گی۔ بلکہ انہوں نے اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ شمالی کوریا کے ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کی فوجوں نے آج دشمن کے پندرہ ٹینکوں اور ۵ بکتر بند گاڑیوں پر قبضہ کر لیا اور آخری جنگ میں ۷۰۰ امریکی سپاہی ہلاک کر دئے۔

ڈکسن نہرو ملاقات۔ نئی دہلی۔ آج نئی دہلی میں اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں بات چیت

پاکستان اور آسٹریا میں معاہدہ

لنڈن ۱۲ جولائی۔ پاکستان اور آسٹریا میں تجارتی معاہدے کے متعلق ابتدائی بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد ہی یہ بات چیت ختم ہو جائے گی۔ اس بات کا اعلان آج پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر شجاعت علی حسنی نے کیا۔ یہ مذاکرات آسٹریا کی بجائے لنڈن میں اس لئے ہو رہے ہیں۔ کہ آسٹریا کے ساتھ پاکستان کے کوئی براہ راست سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ وفد اس معاہدے کے بعد سوئٹزرلینڈ و قاہرہ اور اسکندریہ بھی جائے گا۔

بجلی کے ذرائع پر غور کرنیوالی کانفرنس کے نام
شہزادی الزبتھ کا پیغام

لنڈن ۱۲ جولائی۔ دنیا کے بجلی کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے لنڈن میں جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں ایٹمی طاقت کے فوائد و نقصانات پر عام بحث ہوگی۔ شہزادی الزبتھ نے اس تقریب پر ایک پیغام میں اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ کانفرنس کے مندوبین ایٹمی طاقت کے نقصانات کو اجاگر کرنے کی بجائے فوائد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

کوئٹہ کے فضائی چوگان پر خان لیاقت کا پُرجوش خیر مقدم

کوئٹہ ۱۲ جولائی۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر آنریبل لیاقت علی خاں اور ان کی بیگم ۲½ ماہ تک امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کرنے کے بعد تیسرے پہر کوئٹہ پہنچ گئے۔ یہاں آپ کا شایان شان خیر مقدم کیا گیا۔ گورنر جنرل کا خاص ہوائی جہاز آپ کو لیکر پانچ بج کر ۱۰ منٹ پر کوئٹہ کے فضائی چوگان میں پہنچا۔ سب سے پہلے آپ کو گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین نے بڑھ کر مرحبا کہا۔ اس کے بعد آپ کو ۸ ویں پنجاب رجمنٹ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ آپ نے اخبار نویسوں کے استفسار پر بتایا۔ کہ میرے دورے کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ امریکہ اب پاکستان کے متعلق بہت کچھ جاننے لگا ہے۔ اور اسے پاکستان کی طاقت کا احساس ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ ریذیڈنسی تشریف لے گئے۔ جہاں بلوچستان پولیس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ آپ کل علی الصبح کراچی پہنچیں گے۔ ریڈیو پاکستان ۸-۲۰ پر آپ کے ورود کا آنکھوں دیکھا حال نشر کرے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء

اسلامی سیاسی جماعتیں

(۳)

ہمیں کسی کے خلوص نیت پر حملہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ مگر ہم اس حقیقت کے اظہار سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ ان جماعتوں نے جہاں جہاں بھی یہ پیدا ہوئی ہیں۔ نہ صرف ملک کو بلکہ مسلمانوں اور خود اسلام کو اس سے بہت زیادہ نقصان پہونچایا ہے۔ جتنا کہ انہیں فائدہ پہونچانے کا دعوٰی ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں جس ملک میں بھی رونما ہوئی ہیں۔ اس کی اندرونی سیاست میں اور بھی زیادہ الجھنیں پیدا کرنے کا باعث ہوئی ہیں۔ مصر کی اخوان المسلمین کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ اور مودودی صاحب کی جماعت کے طرز عمل کا ہم ذاتی تجربہ کر رہے ہیں۔

ان جماعتوں کی بناء رکھنے والے خلوص نیت سے اسلام کا غلبہ چاہتے ہوں گے۔ مگر ان کو ایک ایسا بڑا مغالطہ لگا ہوا ہے کہ بجائے غلبہ اسلام کے وہ شکست کا باعث ہو رہی ہیں۔ ان کا مغالطہ یہ ہے کہ وہ سمجھتی ہیں کہ اسلام بھی ایک ایسا ہی سیاسی نظام ہے جیسا کہ دوسرے انسانی بنائے ہوئے سیاسی نظام مثلاً فاشی نظام یا اشتراکی نظام اس لئے ان کا طرز عمل بھی انہی لادینی نظاموں سے ملتا جلتا ہے۔ حالانکہ ان کا طرز عمل اسلام کے طرز عمل کی عین ضد ہے۔

ان جماعتوں کا نصب العین یہ ہے کہ ملک کے اقتدار پر بزور قبضہ کر کے اسلامی شریعت کا نفاذ کر دیا جائے۔ خواہ ملک اس کے لئے تیار ہو یا نہ ہو۔ اس لئے وہ بھی لادینی نظاموں کی پارٹیوں کی طرح ایک متحارب پارٹی کے طور پر نکلتی ہیں۔ انتخابی منشور شائع کرتی ہیں۔ اور اپنی پارٹی کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کرتی ہیں جس کو وہ صالح قیادت کا نام دیتی ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ملک کی دوسری پارٹیوں سے تصادم ہو۔ اور ملک میں گڑبڑ ہو

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں کے اعتقادی بناء پر کئی فرقے بن گئے ہوئے ہیں۔ جن میں بنیادی اختلافات ہیں۔ اس وقت ایک اسلامی ملک میں خواہ اس کے رہنے والے تمام کے تمام مسلمان ہی کیوں نہ ہوں ایک ایسی حکومت کی ضرورت ہے جو تمام اسلامی فرقوں کو ایک سیاسی سلک میں منسلک کر سکے۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ اسلامی پارٹی کے نام پر جو بھی جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ اس کے اپنے کچھ اعتقادی نظریات ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو ہی صالحیت کا جامہ وقار سمجھتی ہے۔ بے شک ایسی جماعتیں کہتی تو یہی ہیں کہ وہ صرف غیر اختلافی مسائل ہی کی بناء پر پارٹی بنا رہی ہیں۔ لیکن عملاً ہوتا اس کے بالکل متضاد ہے۔ مثلاً مودودی صاحب کی جماعت خالص اہلسنت والجماعت کے اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ ممکن نہیں کہ وہ ایک شیعہ کو خواہ وہ کتنا ہی متدین ہو صالح مان لیں۔ اسی طرح ایسی پارٹیاں مسلمانوں میں آخرکار پرانے تفرقات کو از سر نو زندہ کر دینے اور اسلامی ممالک میں یورپ کے ازمنہ وسطیٰ کا سا رنگ پیدا کر دینے کا باعث ہونگی کہ جو فرقہ برسر اقتدار آئے گا۔ وہ دوسرے فرقوں کو کافر قرار دے کر مٹانے کی کوشش کریگا۔

ان وجوہات سے اور اسی قسم کی بعض دوسری وجوہات سے جن کا ذکر ہم پھر کبھی کریں گے۔ اس زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کو سیاسی اتحاد کی سخت ضرورت ہے اسلام کے نام پہ کوئی سیاسی پارٹی بنانا نہایت خطرناک ہے۔ اور ملک میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے

بے شک اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے سیاست ملکی بھی زندگی کا ایک شعبہ ہے۔ مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ خواہ یہ شعبہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو۔ یہ زندگی کا ایک شعبہ ہی ہے تمام زندگی نہیں ہے۔ بے شک اسلام جس طرح زندگی کے دوسرے شعبوں کے لئے بہترین لائحہ عمل دیتا ہے۔ اسی طرح سیاست ملکی کے لئے بھی بہترین لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم بغیر جدا سیاسی پارٹی بنانے کے ملک کی سیاسی زندگی پر اسلامی اثر ڈال ہی نہیں سکتے۔ بلکہ حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔ سیاسی پارٹی بنا کر ہم اسلام کو بھی دوسری لادینی پارٹیوں کی سطح پر لا گراتے ہیں۔ اور بجائے اسلام کو فائدہ پہونچانے کے اسکو نقصان پہونچا دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے کبھی بھی سیاسی پارٹی بنا کر کام شروع نہیں کیا۔ آپ حضرت آدم سے لے کر تا ایندم ایک بھی ایسا نبی اللہ نہیں بتا سکتے۔ کہ جس نے ملکی اقتدار کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنایا ہو۔ کسی نبی کو یا اس کی قوم کو حکومت ہمیشہ ان کے تقوٰے اور دینداری کے صلہ میں انعام الٰہی کے طور پر ملتی رہی ہے۔ اس لئے یہ ایک بہت بڑا مغالطہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلامی پارٹی بنا کر ملک میں اقتدار حاصل کرنے سے اسلام کو فائدہ ہو گا۔ ہمارا خیال ہے کہ مودودی صاحب کی سیاسی پارٹی نہ صرف ملک کو بلکہ اسلام کو سخت نقصان پہونچانے کا باعث ہو رہی ہے

کاش یہ جماعتیں جو سیاسی اسلام کا نظریہ لے کر مختلف اسلامی ملکوں میں اٹھ رہی ہیں۔ اپنا یہ وقت مسلمانوں کی تربیت اور غیر مسلموں کو اسلام سے آشنا کرنے میں صرف کرتیں۔ ہمیں معاف رکھا جائے اگر ہم کہیں کہ اگر وہ تمام مسلمان علماء جنہوں نے اپنی زندگیاں حکومتوں اور اندرونی سیاست کے جھگڑوں میں صرف کر دی ہیں۔ مسلمانوں کی دینی تربیت اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام میں صرف کرتے تو آج دنیا میں کچھ انقلاب رونما ہو گیا ہوتا وہ خلوص نیت جو غلط جہاد غلط سیاست اور غلط راہنمائی میں صرف کیا ہے۔ اگر وہی خلوص نیت حضرت خواجہ اجمیری اور حضرت علی ہجویری رحمہا اللہ کے نقوش پر چلنے میں صرف کیا جاتا تو گزشتہ ایک صدی میں ہم ایشیا اور افریقہ ہی کو نہیں بلکہ یورپ کو بھی فتح کر لیتے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے علماء ابھی اسی ڈگر پر چلے جاتے ہیں۔ جس پر انہیں فیج اعوج کی کجی نے ڈال دیا ہوا ہے۔ منظر بدلتے رہے ہیں مگر راستہ ایک ہی ہے۔

درخواست دعا

رمضان المبارک کا آخری عشرہ گزر رہا ہے۔ جہاں احباب اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ وہاں اپنے مجاہد بھائیوں کو جو دور دراز ممالک میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مشغول ہیں۔ دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ ذیل میں جملہ مبلغین جو غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں ان کی فہرست درج ہے۔ تا احباب انفرادی طور پر مجاہدین کو دعاؤں میں یاد رکھ سکیں:

وکیل التبشیر تحریک جدید

(۱) بورنیو۔ مولوی محمد زہدی صاحب
(۲) " " محمد سعید صاحب انصاری
(۳) بالی " عبدالحی صاحب
(۴) جاوا سید شاہ محمد صاحب
(۵) " ملک عزیز احمد صاحب
(۶) " مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری
(۷) سماٹرا " امام الدین صاحب
(۸) " " زینی دہلان صاحب
(۹) سنگاپور " غلام حسین صاحب ایاز
(۱۰) " " محمد صادق صاحب
(۱۱) لبنان " رشید احمد صاحب چغتائی
(۱۲) فلسطین " محمد شریف صاحب
(۱۳) شام شیخ نور احمد صاحب حال رخصتی
(۱۴) عدن مولوی غلام احمد صاحب "
(۱۵) مشرقی افریقہ شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ
(۱۶) " مولوی جلال الدین صاحب قمر
(۱۷) " " فضل الٰہی صاحب
(۱۸) " سید ولی اللہ شاہ صاحب
(۱۹) " مولوی محمد منور صاحب
(۲۰) " " عبدالکریم صاحب شرما
(۲۱) " " حکیم محمد ابراہیم صاحب
(۲۲) " " عنایت اللہ صاحب خلیل
(۲۳) " چوہدری عنایت اللہ صاحب
(۲۴) " امری عبیدی صاحب
(۲۵) نائیجیریا۔ مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی حال رخصتی
(۲۶) " قریشی محمد افضل صاحب
(۲۷) " مولوی احمد شاہ صاحب
(۲۸) گولڈ کوسٹ مولوی نذیر احمد علی صاحب
(۲۹) " " نذیر احمد صاحب مبشر
(۳۰) " " بشارت احمد صاحب بشیر
(۳۱) " " عطاء اللہ صاحب
(۳۲) " ملک احسان اللہ صاحب
(۳۳) " ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب پرنسپل کالج کماسی
(۳۴) " مولوی صالح محمد صاحب
(۳۵) " پروفیسر سعود احمد صاحب کماسی
(۳۶) سیرالیون۔ مولوی محمد صدیق صاحب حال رخصتی
(۳۷) " چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی
(۳۸) " مولوی محمد عثمان صاحب
(۳۹) " محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ
(۴۰) " مولوی محمد صادق صاحب
(۴۱) فری ٹاؤن۔ صوفی محمد اسحٰق صاحب
(۴۲) برما مولوی نور الحق صاحب انور حال رخصتی
(۴۳) لنڈن چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
(۴۴) " " ظہور احمد صاحب "
(۴۵) " مولوی عبدالرحمٰن صاحب
(۴۶) " " مقبول احمد صاحب
(۴۷) فرانس ملک عطاء الرحمٰن صاحب
(۴۸) سپین چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر
(۴۹) سوئٹزرلینڈ۔ شیخ ناصر احمد صاحب
(۵۰) جرمنی۔ چوہدری عبداللطیف
(۵۱) ہالینڈ۔ حافظ قدرت اللہ صاحب
(۵۲) " مولوی غلام احمد صاحب بشیر حال رخصتی
(۵۳) جنوبی امریکہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب
(۵۴) شمالی امریکہ " خلیل احمد صاحب ناصر
(۵۵) فری ٹاؤن مولوی محمد ابراہیم صاحب حال رخصتی

میری علالت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

میں ایک مہینہ چار دن سے بیمار ہوں۔ یہ وہی حملہ ہے جو بار بار مجھے ہوتا ہے۔ جو پہلے نقرس کی شکل میں تھا۔ اب وجع مفاصل کی صورت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہاں بعض تجربہ کار ڈاکٹروں کو دکھایا گیا۔ ان کی رائے ہے کہ نقرس کی جگہ وجع مفاصل کا زیادہ اثر ہے اور درد کی کیفیت یعنی یہ کہ درد اور ورم بڑے جوڑوں میں زیادہ ہے جوڑوں میں پانی بھی معلوم ہوتا ہے اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نیا خیال درست ہے۔ وجع مفاصل جہاں درد کے لحاظ سے نقرس سے کم نہیں۔ وہاں اس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا تعلق دل اور خون سے زیادہ ہے۔ اور سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ جوڑوں کے خراب ہو جانے اور جڑ جانے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ میں برابر شروع دن سے صاحب فراش ہوں۔ اور پلنگ پر ہی قضائے حاجت کے لئے برتن لگایا جاتا ہے۔ کچھ دن افاقہ کی صورت میں سہارا لے کر میں درمیں کے لئے نکلتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ حملہ ہوا۔ اور زیادہ سخت حملہ ہوا کئی دن تک تو کروٹ بھی نہیں بدل سکتا تھا۔ پیر یا انگلیاں ایک آدھ انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلائی جاسکتی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اتنا فرق پڑا کہ میں پلنگ پر کروٹ بدل سکتا ہوں لیکن ابھی اتنا فرق نہیں پڑا کہ پیر کو زمین پر رکھا جاسکے۔ آدمیوں یا ڈنڈوں کی مدد سے کھڑا ہونے یا چند قدم چلنے کی کوشش کی تو وہ مضر ہی پڑی۔ اور درد بڑھ گئی۔ حالانکہ ڈاکٹری رائے یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ پیروں کو حرکت دینی چاہیئے تاکہ وہ جڑ نہ جائیں۔

مجھے افسوس ہے کہ احباب کی آگاہی کے لئے یا تو خبر دی ہی نہیں جاتی یا غلط خبر دی جاتی رہی۔ جس سے بیماری کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا رہا۔

تازہ حالات یہ ہیں کہ ایک انگریز ڈاکٹر جو مشن میں ہیں ان کو دکھایا گیا۔ خون پیشاب اور پاخانہ کا ٹیسٹ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا ہے کہ بیماری کا مرکز اس وقت تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اب تک پوشیدہ ہے۔ اور چونکہ وہ دریافت نہیں ہو سکا۔ اس لئے پنسلین اور سٹرپٹو مائسین یہ دو دوائیاں جو عام طور پر زہریلے مراکز کے صاف کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ ان کا استعمال کیا جائے کہ شائد بیماری کا مرکز ان کی زد میں آتا ہو۔ اور یہ فائدہ کریں۔ یہ دوائیاں کوئٹہ میں نہیں مل سکیں کراچی تار دی گئی ہے۔ اگر وہاں سے مل گئیں تو ان کا بھی تجربہ کیا جائے گا۔ جو خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ بیماری ایسی ہے جو اچانک دل پر حملہ کرتی ہے۔ اور مریض کا دل بند ہو جاتا ہے۔ جتنے دل کی حرکت بند ہونے سے موتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے خاصی تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جن کا دل اس بیماری کی وجہ سے بند ہوتا ہے۔ لیکن اس مرض کے علاج میں جو دوائیں استعمال ہوتی ہیں وہ بھی ایسی ہیں جن کے استعمال سے دل کی حرکت بند ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ خود میرے علم میں ایسے کئی کیس ہیں کہ بعض آدمی صرف ان دواؤں کے استعمال سے قلب کی حرکت بند ہونے سے مر گئے۔ کسی بیماری کا ان پر حملہ نہیں ہوا۔ لیکن ڈاکٹر بھی مجبور ہوتا ہے جب ان ادویہ کے سوا اس کے علم میں اور ادویہ نہیں تو وہ اس خطرہ کو برداشت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں دیکھتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۂ وقت کی صحت کا تعلق جماعت کے ساتھ نہایت گہرا ہوتا ہے۔ وہ اس بات کا حق رکھتی ہے۔ کہ اس کو ان حالات سے آگاہ رکھا جائے۔ تاکہ وہ ہر قسم کے تغیرات کے لئے تیار رہے۔ لیکن اس کا یہ حق ادا نہیں کیا جاتا۔ اور انجمن اور اس کے کارکن خلیفہ وقت کو محض ایک پیر کی حیثیت دیتے ہیں۔ جس کی وفات پر اس کا بیٹا نذریں وصول کرنی شروع کر دیتا ہے۔ اور جماعت میں کوئی حقیقی تغیر نہیں آتا۔ پہلے بھی غلطیاں ہوتی تھیں۔ لیکن کم سے کم پرائیویٹ سیکرٹری حالات پوچھ کر اگر چاہے تو شائع کر دیا کرتا تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے یہ کام کارکنوں اور بعض وقت چپڑاسیوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو نہ اس کی اہمیت سمجھ سکتے ہیں نہ بیماری کی اہمیت سمجھ سکتے ہیں۔ اور نہ تفصیل کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ اسی سال کے شروع میں فروری میں جب میں سخت بیمار رہا۔ تو میں نے ایک دن الفضل میں جو اپنی صحت کی خبر پڑھی تو بالکل غلط تھی۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا۔ اور میں نے یہ جواب دیا تھا۔ تو اس نے ہنس کر کہا کہ آپ کی بات مجھے یاد نہیں رہی تھی۔ تو جو میں کہا کرتا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ بہرحال چونکہ میرے نزدیک خلیفۂ وقت کی صحت کا علم اور صحیح علم جماعت کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ اس کا حق ہے۔ اس لئے یہ حالات میں نے لکھوائے ہیں۔ کسی وقت جماعت اس اہمیت کو سمجھے گی۔ لیکن شائد وہ اس کی زندگی کا وقت نہ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

بدقسمت کون ہے؟

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن جب گذشتہ دنوں کوئٹہ تشریف لائے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں انہیں لنڈن مشن کے متعلق بعض اہم ہدایات دیں وہاں حضور نے ان کی درخواست پر مندرجہ ذیل الفاظ ان کی نوٹ بک میں تحریر فرمائے

یہ الفاظ حضور نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے حضرت سیدہ ام متین سلمہا اللہ تعالیٰ سے لکھوائے تھے اور نیچے اپنے دستخط ثبت فرما دیئے تھے۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از کوئٹہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النــــــــاصر

"کتنے بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کے مکان سونے کی کانوں پر بنے ہوئے تھے۔ لیکن ان سونے کی کانوں سے فائدہ غیر ملکی لوگوں نے اٹھایا۔ مگر ان سے بھی زیادہ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو تعلق باللہ کی سرنگ پر حیران بیٹھے ہیں۔ غیر قومیں آئیں گی اور اس سرنگ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ تک پہنچیں گی۔ بعض انسان کتنا بدقسمت ہوتا ہے"

مرزا محمود احمد ۵۶-۲

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا محمد رفیع کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹی۔بی بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین حجام جودھامل بلڈنگ لاہور (۲) بندہ کی والدہ ماجدہ کو تیرھویں روزہ سے بخار ہے۔ ڈاکٹر اسے ٹائیفائڈ بتلاتے ہیں۔ باوجود علاج کے ابھی تک افاقہ نہیں۔ احباب میری والدہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قمر الزمان لاہور (۳) خاکسار کی اہلیہ محترمہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مستری دین محمد جہلم (۴) میرا بڑا لڑکا محبوب احمد خان جاوید متعلم دہم کلاس پانچ روز سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عاشق محمد لودھراں (۵) احباب سے درخواست ہے کہ میری مالی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا عبدالرحمٰن راحت راولپنڈی

ولادت } چوہدری عبدالسلام صاحب جھنگوی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ العزیز نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو نیک اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ عبدالحمید از ملتان

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم بابو نذیر احمد صاحب لاہور)

حضرت پیر منظور محمد صاحب سلسلے کے ان چند خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جنہوں نے عرصہ مدید تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالکل قریب رہ کر حضور سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔ آپ کی وفات ہمارے لئے ایک بہت بڑا قومی صدمہ ہے۔ آپ کے سوانح حیات نیز آپ کے خاندان کے حالات بہت سبق آموز ہیں۔ اس وقت صرف چند حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

آپ کی پیدائش غالباً بمقام لدھیانہ ہوئی آپ کے والد حاجی احمد جان صاحب رضی نے آپ کو اچھی طرح علم دین سکھانے کا انتظام کیا۔ نیز آپ کی عملی تربیت میں نمایاں کوشش کی۔ اس طرح نہایت نیک ماحول میں حضرت پیر صاحب نے دینی عمر کی ابتدائی منزلیں طے کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے سے قبل آپ بطریق نقشبندیہ اپنے والد صاحب سے سیکھے ہوئے اذکار و اشغال پر کاربند تھے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر گہرا یقین رکھتے تھے۔ جب کچھ عرصہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہے تو آپ کے حالات پر نظر کر کے حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"میاں منظور محمد آپ اپنے والد صاحب کے طریق پر چلتے رہیں۔"

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت کا مطالعہ ایک عظیم صوفی کی حیثیت سے کیا تھا۔ حضور نے بمع اہل و عیال آپ کو اپنے مکان میں ہی رہنے کو جگہ عنایت فرمائی تھی نیز بوجہ فن کتابت میں اعلیٰ ملکہ رکھنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ کے قریب ہی رہنا پڑتا تھا۔ اس طرح آپ نے حضور علیہ السلام کی اہلی زندگی پر گہرا تدبر کیا۔ حضور کی شخصی زندگی پر بھی عمیق نظر رکھتے تھے۔ حضرت پیر صاحب نے نہایت غور و فکر رکھنے والی طبیعت پائی تھی آپ حضور کی پرائیویٹ زندگی کے متعلق غیر معمولی طور پر بہت سی باتیں جانتے تھے۔ اور حضور کے مکان کے اندر نہ صرف زمانہ وصال مسیح موعود علیہ السلام تک رہے۔ بلکہ زمانہ خلافت اول میں بھی کئی سال رہے۔

حضرت پیر صاحب رضی نے ساری عمر نہایت ہی پاکبازی سے بسر کی سلسلہ نقشبندیہ کا ایک اصول کہ ہر وقت موت کو یاد رکھنا ہے جو کہ اپنے والد بزرگوار کے فیض صحبت سے پیر صاحب نے خوب راسخ کیا تھا۔ اس طرح آپ نے کبھی دنیا کو رہنے کی جگہ نہ سمجھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے موجودہ زندگی محض ایک خواب کی طرح ہے ؎

خواب کی باتوں کا کیا ہے اعتبار
خواب پر ہوتا ہے کیوں مفتون و زار

باوجود بڑھاپے کے دینی مسائل کے بارے میں آپ کی یادداشت میں ایک آن بھی کبھی فرق نہیں آیا۔ آپ زیر تربیت شخص کے حالات کی پوری خبر رکھتے تھے اور اسے نہایت ہی باریک فلسفانہ و عارفانہ باتیں سکھاتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق شاید بجز حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حضرت پیر صاحب کو جماعت بھر میں اولیت حاصل تھی۔ آپ نے حضور کے مصلح موعود ہونے کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی سے تحریر بھی لی تھی۔ جس کا عکس سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہے

۲۳ اگست ۱۹۱۴ء میں آپ نے رسالہ نشان فضل بجواب رسالہ المصلح الموعود شائع فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے حوالے جمع فرمائے۔ ایک بار غالباً آپ نے مسجد میں حضور ایدہ اللہ کو توجہ بھی دلائی تھی کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اور حضرت پیر صاحب کی پرانی [illegible] قلمی تحریروں میں بھی لکھا ہے "حضرت خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود"

حضرت امیر المومنین کا احترام

آپ نے ایک بار ایک نادر تصنیف کی جسے چھپوانے کا ارادہ تھا۔ اس رسالہ میں اچھوتی علمی تحقیقات تھیں۔ صرف اہل علم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح ایک تحقیقی خیال کے لئے برسوں محنت کرنی پڑتی ہے۔ حضرت پیر صاحب نے پسند فرمایا کہ چھپوانے سے قبل اصل مسودہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں برائے مطالعہ پیش کیا جائے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ حکمت الٰہی دیکھئے وہ مسودہ حضور نے کہیں رکھا۔ پھر نہ ملا۔ عرصہ تک حضرت پیر صاحب کو انتظار رہا۔ آپ اس مضمون کی قدر و قیمت جانتے تھے نیز بوجہ بڑھاپا دوبارہ محنت کرنا سخت مشکل تھا۔ لیکن بوجہ احترام خلافت یاد دہانی نہ کرائی

ایک دفعہ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس تین ہزار روپیہ بطور امانت رکھا۔ خود سخت مالی مشکلات میں تھے۔ نیز طباعت قرآن مجید کے لئے دو ہزار روپیہ کی ضرورت تھی۔ لیکن ادب کی وجہ سے امانت لوٹانے کے متعلق تحریر لکھنے میں جھجک تھی۔ بجائے امانت لوٹانے کے تحریر میں یوں لکھا۔

"حضور مجھے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جب ہو سکے گا ادا کر دوں گا"

لیکن اہل خانہ نے بصد مشکل آخری فقرہ کٹوایا۔ اس پر بھی حضرت پیر صاحب نے یوں لکھا۔

"حضور مجھے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے"

آپ فرمایا کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں ہم نے جو وظیفے سیکھے۔ ہیں ان میں سے ایک وظیفہ خدا تعالیٰ کا مالک حقیقی ہونا ہے اور دوسرا وظیفہ خدا تعالیٰ کا فاعل حقیقی ہونا چنانچہ آپ اپنے کو کسی مملوک کا مالک ہرگز نہ سمجھتے۔ یہی وجہ تھی کہ روپیہ آپ کے نزدیک ٹھیکری کے برابر تھا۔

یسرنا القرآن قاعدہ و قرآن مجید آپ نے وقف بنام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کر دیا تھا جس سے جو کثیر رقم نفع میں اکٹھی ہوتی تو حضور کی خدمت میں پیش کر دی جاتی۔ خود صرف گذارہ لیتے۔

قرآن مجید و قاعدہ یسرنا القرآن کی بکری میں اگر کبھی کھوٹا سکہ غلطی سے وصول ہو جاتا تو اسے بازار میں نہ چلاتے۔ ایسے کھوٹے سکے ایک دفعہ ۸۰/ روپے کے قریب جمع ہو گئے۔ جو نذیر احمد صاحب کو دیئے کہ انہیں قادیان کی ڈھاب میں پھینک دو قادیان سے ہجرت کے وقت بھی ۱۲/ روپے کے کھوٹے سکے ایک ڈبیا میں تھے جنہیں پھینکوا دیا گیا۔ البتہ ایک دفعہ اہل خانہ کی درخواست پر سنار سے کھوٹے روپیہ گلوا کر چاندی کی چوڑیاں ایک عورت کو بنوا دی گئیں۔ بہت لوگوں نے آپ سے قرض لے کر ادا نہ کئے۔ بہتوں کو آپ نے معاف کر دیا۔ اور بعض کو یہاں تک سہولت دی کہ چار آنے ماہوار ادا کر دو

آپ کا ایجاد کردہ قاعدہ یسرنا القرآن بہت سے تاجروں نے اپنے نام سے چھپوا لیا۔ لیکن کسی کو قانونی نوٹس تک نہ دیا۔ حالانکہ آپ نوٹس دے سکتے تھے یہ تاجر آپ کے خیال میں قرآن مجید کی اشاعت بڑھا رہے ہیں۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی۔

ایک دفعہ ایک احمدی نے امرتسر کے ایک سوداگر رام لعل نامی کو ڈیڑھ ہزار روپیہ دلوایا کہ وہ کاغذ کا کوٹہ دے گا۔ رام لعل نے نہ ہی روپیہ دیا نہ کاغذ جب اہل خانہ نے شکایت کی کہ رام لعل نے نہ روپیہ دیا نہ کاغذ تو فرمایا۔ "ہمارا خدا ہے اسے اپنا کرنے دو"

جن لوگوں نے آپ کے کام اجرت پر کئے انہیں نہ صرف اجرت دی بلکہ بہتوں کو انعام بھی دیئے۔

قادیان کا احترام اور خلافت ثانیہ

احترام شعائر اللہ دلیل ایمان ہے۔ آپ نہ صرف قادیان بلکہ قادیان کے باشندوں کا اس حیثیت سے احترام کرتے کہ وہ قادیان کی بستی کے باشندے ہیں یہی احترام تھا کہ جس کے سبب سے نہ صرف قادیان کے باشندوں سے بلکہ جو بھی قادیان آئے اس سے قاعدہ کی قیمت پرچون اسی نرخ پر لیتے جو ٹھوک کا نرخ ہے۔ بھائی بشیر محمد صاحب دوکاندار قادیان (حال درویش قادیان) نے عرض کیا کہ اس طرح ہم دوکانداروں کو ایک دھیلہ نہ بچے گا تو ہم قاعدے کیوں اپنی دوکان پر رکھیں۔ تو فرمایا اہل قادیان کے لئے استثناء ہے۔ جو بھی ملنے آتا اسے نہایت خوشی سے ملتے۔

جس دن قادیان میں کوئی جماعتی تقریب ہوتی آپ اپنے ملنے والوں کو فرماتے کہ وہاں جاؤ اور یہ کبھی پسند نہ فرماتے کہ کوئی شخص جماعتی تقریب کو چھوڑ کر آپ کے پاس بیٹھے۔ جو فیصلہ جات حضرت امیر المومنین کی طرف سے صادر ہوتے آپ اس کی حمایت میں زبردست دلائل دیا کرتے۔

حضرت پیر صاحب کی مجلس

حضرت پیر صاحب کی مجلس میں دنیا کی باتیں بہت ہی شاذ و نادر ہوتی تھیں۔ جب بھی دیکھا گیا یہی کہ آپ خدا اور رسول کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں کسی بھائی کا گلہ و شکوہ نہ ہوتا نہ سننا پسند کرتے

اہل خانہ کا تجربہ ہے کہ کبھی خوف و حزن کی حالت میں آپ کو نہ پایا تھا۔ زندگی کا کوئی واقعہ ہو اسے اہمیت ہرگز نہ دیتے اور فرماتے کہ مر کر بھی تو چھوڑ دینا ہے۔ آپ کے کئی بچے آپ کے ہاتھ میں فوت ہوئے۔ آپ نے ہر بچہ کے فوت ہونے پر اپنی ہمشیرہ صاحبہ (حضرت اماں جی) کو ایسی نصیحت فرماتے کہ جو ان کے ذہن نشین ہو جاتی۔ اسی طرح آپ کی تلقین کی وجہ سے حضرت اماں جی غم سے بچے رہتے۔ آپ فرماتے۔ دنیا میں دکھ کہاں ہے۔ جسمانی دکھ تو نہایت ہی قلیل ہے اور جو تمام خیالاتی دکھ ہیں عدم ایمان کا نتیجہ ہیں۔ جو بھی غم زدہ آتا اسے ایسی تلقین کرتے کہ اس کا غم ضرور ہی کافور کا فور ہو جاتا پھر آپ قلیل جسمانی دکھ کی حکمت بھی بیان کرتے

اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق

آپ بالالتزام روزانہ دعا کرتے رہتے کہ الٰہی مرنے کے بعد بلا توقف جنت میں داخل فرمانا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ملنے کے . . . . بہت مشتاق تھے۔ لیکن موافقت مرضی مولیٰ کے سبب صبر کئے بیٹھے تھے۔ آپ سے بکثرت ملنے والے اس راز سے واقف ہو چکے تھے کہ موت آپ کو نہایت محبوب ہے۔ ہمیشہ جنت کا ذکر کرتے سمجھنے والا آخر سمجھ جاتا کہ خالی باتیں نہیں ہیں۔ قیل و قال نہیں ہے۔ اب خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا کرتے رہتے۔

آپ فرماتے کہ جس کو یقین ہو کہ اسے ایک کروڑ روپیہ ضرور مل جانا ہے۔ خواہ دو سال کو ملتا ہو۔ امید کی بنا پر دو سال پہلے ہی خوش رہتا ہے۔ ایک روز ایک ملاقاتی سے آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے اس جسم کو غیر چیز سمجھتا ہوں اور خود اپنی چارپائی سے کچھ فاصلہ ہوں اور میرا کوئی اور ہی جسم ہے اس نئے جسم کو اپنا جسم سمجھتا ہوں۔ اسی وقت میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ یہ چارپائی پر جسم میرا نہیں نیز فرمایا یہ ایک کشف ہے . . . .

فرمایا ترک دنیا کی انتہائی حالت میں مومن ایسا سمجھتا ہے کہ میں اس جسم سے الگ ہوں آپ نے اپنے وصال سے تین ہفتہ قبل ایک ملنے والے کو کچھ وصیت کی جس سے پایا جاتا ہے کہ آپ کو اپنے جلد واصل باللہ ہونے کا یقین ہو چکا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ موت سے اگر مومن ہچکچاہٹ محسوس کرے تو یہ حالت خراب ہے۔ اسے فکر کرنا چاہیئے

. . . . حضرت امیر المومنین نے کئی بار اپنے خطبات میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں دہلوی نے اپنے مریدوں کو ہنڈ وکھانے کا طریق سکھایا تھا اگر قارئین وہ مضمون جانتے ہوں تو کسی قدر اندازہ لگا سکیں گے کہ خورد و نوش کے وقت حضرت پیر صاحب کو قریباً آدھ گھنٹہ لگ جاتا اور ہر لقمہ پر بہت ہی ذکر الٰہی فرماتے۔ خدا تعالیٰ کی بے حد حمد وثنا کرتے۔

حضرت پیر صاحب کی بردباری

مریض کے چڑچڑا پن کے اسباب میں سے ایک سبب زندہ رہنے اور دنیا سے لطف اندوز ہونے کی خواہش ہے۔ مریض اپنی مرض کو اس پہلو سے ناپسند کرتا ہے کیونکہ وہ موجودہ زندگی کو جنت سا بنانا چاہتا ہے۔ جس سے بیماری نے محروم کر دیا ہے۔ اسلئے چڑچڑا پن اس میں پیدا ہو جاتا ہے کہ کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ لیکن اہل اللہ کا حال دوسرا ہے وہ مرض کو اس پہلو سے ناپسند نہیں کرتے خدا کی مرضی سے موافقت کرتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب شاید چالیس برس کے قریب بیمار رہے ہیں۔ لیکن بیماری نے آپ میں چڑچڑا پن ہرگز پیدا نہیں کیا۔ بلکہ جوانوں سے زیادہ زندہ دلی آپ میں پائی جاتی۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے
یاں یوں بھی واہ واہ ہے اور ووں بھی واہ واہ ہے

ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ حالت غصہ میں ہوں صرف ایک بار آپ میں ناراضگی کی حالت ایک شخص پر دیکھی گئی۔ کیونکہ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ناراض تھے

حضرت پیر صاحب کی محققانہ طبیعت

آپ ہر بات مدلل کیا کرتے۔ کسی بھی بات کو ماننے سے قبل آپ جرح کرتے۔ اگر صحیح ہوتی تو مانتے ورنہ بیان کرنے والا آپ کی جرح کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ آپ محقق تھے۔ مقلد ہرگز نہ تھے آپ قیل و قال کے طور پر کبھی بات نہ کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کی بیان کردہ روحانی باتیں از قبیل احوال ہیں۔ جن میں سے آپ خود گذر چکے ہیں آپ میں وہم کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ہمیشہ قرائن کے علم کے بعد کوئی رائے قائم کرتے۔ ہاں آپ میں احتیاط کی بہت عادت تھی جو کہ آپ کے مقام تقویٰ کی دلیل تھی۔

محکمہ ڈاکخانہ کے عملہ کو آپ پر اعتماد

قادیان کے محکمہ ڈاکخانہ کے عملہ غیر احمدی اور غیر مسلم کو آپ پر یہاں تک اعتماد تھا کہ آپ کے دفتر کے پارسل نہ تولے جاتے۔ کیونکہ ٹکٹوں کا کبھی بھی فرق نہیں۔ آپ کی اس احتیاط کی شہرت سن کر قادیان کا ایک ہندو پوسٹ ماسٹر آپ کی زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوا تھا

طباعت قرآن مجید کی صحت

اچھرہ لاہور میں ایک انجمن تھی۔ جو کہ تمام قرآن مجید کے مختلف ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں چیک کیا کرتی تھی۔ اس انجمن نے آپ کی خدمت میں ایک سرٹیفکیٹ بھیجا تھا کہ آپ کے قرآن مجید میں ایک حرف کی غلطی بھی نہیں ملی

راضی برضا رہنے کی عادت

آپ نے کئی مضامین لکھے۔ جن کے مسودے قادیان میں رہ گئے تھے۔ آپ کی طبیعت میں اس بارے میں کبھی پریشانی نہیں ہوئی کہ ایسی نادر چیز کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد بحکمت الٰہی وہ سب مسودات آپ کو لاہور پہنچ گئے۔ ان مضامین کی اشاعت کے لئے کبھی بے قراری نہیں دیکھی گئی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی کوئی خواہش ہے ہی نہیں اور اپنے ہر معاملہ کو خدا پر چھوڑا ہوا ہے

شکر الٰہی اور حضرت پیر صاحب

آپ کے حالات پر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسباب کو ظاہر و باطن سے خدا تعالیٰ کے قبضہ میں سمجھتے تھے۔ سوائے خدا کے رب کو بے جان بے ارادہ۔ بے مرضی و ہیچ یقین کرتے تھے۔ آپ نے اپنی ایک عزیزہ کو وصیت فرمائی۔ کسی انسان پر بھروسہ نہ کرنا۔ آپ کو کسی انسان کے آسرے ایک آن بھی نہ رہے۔ آپ فرماتے مومن کا رب حیّ لایموت۔ علیٰ کل شیئ قدیر حافظ ناصر سمیع مجیب ہے جب کہ خدا تعالیٰ ایسا منعم ہے اس کے خزانے بے انتہا ہیں اور کبھی خالی نہیں ہوتے۔ تو مومن ہرگز بخیل نہیں ہو سکتا اور مال کو بند نہیں رکھتا۔ بلکہ خرچ کرتا رہتا ہے۔ مومن کو مالی نقصان کا غم نہیں ہوتا کہ یہ مال خدا ہی نے دیا تھا اپنا نہ تھا۔ وہ خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتا ہے نہ مال پر اس لئے مال کو خرچ کر دیتا ہے۔ فرماتے یہ جو قرآن میں ہے لئن شکرتم لازیدنکم شکر کرنے پر زیادتی تبھی ہے جب اس کی دی ہوئی چیز کو خرچ کیا جائے شکر میں فی سبیل اللہ خرچ کرنا داخل ہے ورنہ زیادہ دینے کا کیا مطلب فرماتے۔ انسان کی اصل کمزوری یہ ہے کہ وہ اسباب پر اور رشتہ داروں پر انحصار کرتا ہے اپنے مال پر ایمان لاتا ہے

زمانہ جوانی میں آپ ایک مرتبہ ایک حمام میں غسل کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ حمام سے باہر نکلے تو سرد ہوا کے جھونکے آپ کو لگے گھر آتے ہی بوجہ سردی آپ بیمار ہو گئے۔ یہ بیماری ترقی کرتی گئی۔ حتیٰ کہ آپ اس کی وجہ سے اور کئی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ آپ کو جوڑوں کا درد شروع ہوا۔ جس سے تازیست چھٹکارا نہ ہو سکا۔ اس طرح آپ نے گھر کے اندر ہی مدت مدید بسر کی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو بازار میں کبھی نہ دیکھا گیا۔ گھر میں بھی آپ چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ چھڑی کی ٹیک سے آپ کھڑے ہو سکتے تھے۔ لیکن عمر کے آخری حصہ سات سال میں تو آپ چارپائی سے اٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ آپ سے جب کبھی پوچھا گیا یہی فرمایا مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اگر چہ تیز تپ چڑھا ہو یہی فرماتے نہیں تپ نہیں ہے۔ اپنی تکلیف کو کسی پر ظاہر کرنا آپ خدا تعالیٰ کی ناشکری سمجھتے تھے۔ یہ عادت آپ کی ہمیشہ رہی۔

الہامات کے اخفاء کی عادت

حضرت پیر صاحب کو الہام کے ذریعہ متعدد امور کی اطلاع دی گئی۔ جو اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ اپنی عادت کے مطابق آپ نے ان امور غیبیہ کو ہرگز کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ جو لوگ آپ کی مجلس میں آیا کرتے تھے۔ ان کے استفسار پر بھی کسی پر اس راز کو ہرگز ظاہر نہ کیا گیا۔

مومن کا حقیقی رشتہ دار کون ہے

ایک روز حضرت پیر صاحب نے ایک صاحب کو فرمایا۔ مومن کا حقیقی رشتہ دار خدا تعالیٰ ہے باقی رب غیر ہیں۔ اہل اللہ کا متکفل خدا ہوتا ہے وہی بڑھاپے میں خود اپنے بندہ کی ایسی خدمت کراتا ہے کہ دنیاوی رشتوں میں اس کی مثال نہیں چنانچہ دیکھا گیا کہ حضرت پیر صاحب کی خدمت "بھابی زینب صاحبہ" نے جس قدر کی ہے اس کی نظیر ہرگز دنیوی رشتوں میں نہیں مل سکتی۔ اس مضمون میں گنجائش نہیں کہ اس نیک خاتون کے ایثار و خدمت کا تذکرہ کیا جائے۔ حضرت پیر صاحب نے اپنی مرض الموت میں فرمایا "زینب" میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک پائی نہیں۔ لیکن مجھے اپنے رب پر قوی اعتماد ہے کہ تمہیں ہرگز ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

خدا تعالیٰ حضرت پیر صاحب کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور بھابی زینب صاحبہ کو دنیا و آخرت میں اس نیکی کی جزا دے۔ نیز دعا ہے کہ حضرت پیر صاحب کے تمام رشتہ داروں کو صبر کی توفیق دے کیونکہ ایسا نیک باپ اور ایسا نیک بھائی اور نیک بزرگ مادر گیتی نے بہت کم دیکھا ہے اور انہیں آپ کی نیک دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

میرے ہم زلف مکرم چوہدری محبوب عالم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لاہور عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے وہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار بشیر احمد دہلوی)

(۲) میرا محکمانہ ترقی کا امتحان ۲۶ جولائی کو ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خداوند کریم بندہ کو کامیابی عطا فرمائے آمین

مرزا عبد السمیع اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر چنیوٹ حال والٹن ٹریننگ سکول والٹن

احمدیت قبول کرنے کے بعد ہماری ذمہ واریاں

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی)

خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنے رسولوں کو دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ ان رسولوں کا کام یہ نہ ہوتا تھا کہ صرف بعض مخصوص عقائد کو لوگوں سے منوا لیا جائے اور بس۔ بلکہ ان کا حقیقی مقصد عقائد کی درستی کے ساتھ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا۔ لوگوں کی دینی و دنیوی حالت سدھارنا۔ ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کی تعلیم دینا۔ ان کے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنا اور خدا تعالیٰ سے کامل رشتہ قائم کرنا ہوتا تھا۔ رسول اسی وقت دنیا میں بھیجے جاتے تھے۔ جب دنیا کی اخلاقی حالت سخت خراب ہو چکی ہوتی تھی۔ اور خدا کے بندوں کا خدا سے رشتہ ٹوٹ چکا ہوتا تھا۔

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ اس وقت بھی یہی حالت تھی

ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ

در پیش تھا۔ دنیا اخلاقی لحاظ سے نہایت درجہ کی پست حالت میں گر چکی تھی۔ ہر قسم کی برائی دنیا میں پھیل چکی تھی۔ خدا تعالیٰ کو رحم آیا اور اس نے اپنے ایک نیک بندہ کو دنیا کی اصلاح کے لئے ان برائیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے جو دنیا میں پیدا ہو چکی تھیں اور دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف یہ کہ ان غلط عقائد کی اصلاح کی۔ جن کی وجہ سے بالواسطہ طور پر لوگ برائیوں کی طرف مائل ہو گئے تھے کیونکہ اخلاق کے بگڑنے میں عقائد کا بھی بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ اور صحیح طور پر انسان کامل نہیں بن سکتا۔ جب تک دل کی صفائی کے ساتھ ساتھ عقائد کی اصلاح نہ ہو۔ بلکہ لوگوں کی عملی حالت سدھارنے پر بھی پوری توجہ دی۔ آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار دنیا کو اس کی اخلاقی حالت کی طرف توجہ دلائی۔ اور بڑے پر درد اور پُر سوز لہجہ میں لوگوں کو نصائح فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الگ جماعت بنانے کا مطلب ہی یہی تھا۔ کہ اس جماعت میں داخل ہونے والے احباب دینی اور تقویٰ کے لحاظ سے بہت ہی اعلیٰ مرتبہ کو پہنچ جائیں۔ ان کا خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق ہو۔ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حقیقی عشق ہو۔ وہ قرآن مجید اور احادیث کے سب حکموں کو بلا چون و چرا عمل کرنے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنے والے ہوں۔ اللہ کے بندوں کے لئے سچی ہمدردی ان میں ہو اور دوسروں کی تکلیفوں کو اپنی تکلیف سمجھنے والے ہوں۔ نمازوں کو بڑے خشوع خضوع سے ادا کرنے والے ہوں۔ ہر برائی سے رکنے اور ہر نیکی کے اختیار کرنے والے ہوں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد ایک ایسی جماعت کا قیام تھا۔ جو ہر لحاظ سے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ اور جس کو دیکھ کر قرون اولیٰ کا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر جائے۔ اگر دیکھا جائے تو آج کل کے پر فتن اور پُر آشوب زمانہ میں ایسی ہی جماعت دنیا میں حقیقی امن حقیقی چین اور کل بنی نوع انسان میں باہمی مودت اور ہمدردی پیدا کر سکتی ہے۔ اور دنیا کو اس تباہی کے عمیق غار سے بچا سکتی ہے۔ جس میں وہ آج کل بڑی تیزی سے گرتی جا رہی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین میں سے ہیں۔ اور اس مشن کو پورا کرنے والے ہیں۔ جس کیلئے کہ حضور علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے۔ لیکن کیا ہم نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ جس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ کیا ہم اس غرض کو پوری طرح پورا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پاکباز جماعت قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ کیا ہم ان تمام شرائط کو پورا کر رہے ہیں۔ جو ایک پاکباز جماعت کے پاکباز افراد کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ کیا ہم قرآن مجید کے سب احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب ارشادات کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ کیا ہم ان تمام نصائح پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو کی ہیں۔ کیا ہم اس لائحہ عمل کو پوری طرح بروئے کار لا رہے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش کیا۔ کیا ہم نے اپنے دلوں اور اعمال و افعال کو صحیح اسلامی اخلاق میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ جو احمدیت میں داخل ہونے کی پہلی شرط ہے۔ اگر واقعی ہم نے ان باتوں کو پورا کر لیا ہے تب تو ہمارے فائز المرام ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن اگر بدقسمتی سے ہم ایسا نہیں کر سکے۔ تو پھر ہم میں اور ہمارے مخالفین میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ ہم دوسروں سے زیادہ مستوجب سزا ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے مخالفین کی آنکھیں تو اندھی تھیں۔ لیکن ہماری آنکھیں تو خدا تعالیٰ نے کھول دی تھیں مگر ہم نے ان روشن آنکھوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور جان بوجھ کر اپنی آنکھوں کے سامنے تاریکی مسلط کر لی۔ اگر ہم نے احمدیت کے اصل مقصد کو نہ سمجھا۔ تو ہمارا احمدیت کو قبول کرنا کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ احمدیت صرف چند عقائد کے قبول کرنے کا نام نہیں بلکہ احمدیت نام ہے اس حقیقی اسلام کا جس نے اپنے نور سے ساری دنیا کو منور کر دیا تھا۔ اور حقیقی اسلام قرآن مجید۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب ارشادات پر پوری طرح عمل کئے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔

غور کرنے کی بات ہے کہ ہم نے احمدیت کو قبول کر کے ساری دنیا کو اپنا دشمن بنا لیا ہے رشتہ دار ہیں وہ ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ دوست ہیں وہ ہمیں منہ نہیں لگاتے۔ جان پہچان کے لوگ ہمیں دیکھ کر حقارت کی ہنسی ہنستے ہیں۔ دنیا ہمیں گالیاں دیتی اور برا بھلا کہتی ہے۔ ہمارے ہر کام میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں ہمیں ہر طرح ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس پر بھی اگر احمدیت قبول کرنے کے بعد ہمارے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو تو ہماری مثال بالکل یہی ہو گی کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ٭ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں۔ ہمارے ذمہ خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کو پیغام حق پہنچانے کا کام سپرد کیا ہے۔ تبلیغ کی سب سے پہلی اور سب سے ضروری شرط یہ ہے۔ کہ دنیا کے سامنے ہمیں اپنا نیک نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اگر ہمارا اپنا نمونہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ تو خواہ ہم دنیا میں لاکھ چلاتے پھریں کہ احمدیت مسلمانوں کو حقیقی مسلمان اور انسانوں کو باخدا انسان بنانے آئی ہے۔ وہ امن چین اور آشتی کا پیام لائی ہے۔ لیکن ہماری باتوں کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہو گا۔ لوگ ہمیں کہیں گے کہ تم اپنے منہ سے لاکھ اس قسم کی باتیں بناؤ۔ لیکن تمہارا اپنا عمل اس بات کی تکذیب کر رہا ہے۔ لیکن اگر ہمارا نمونہ نیک ہو گا۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دنیا میں پیش کرنے کے ساتھ اس پر پوری پوری طرح عمل بھی کرتے ہوں گے۔ تو کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ ہو گی۔ اس صورت میں خواہ لوگ ہماری مخالفت کتنی ہی کیوں نہ کریں۔ لیکن ان کے دل اس بات کی گواہی دے رہے ہوں گے کہ واقعی اس شخص کے اعمال اس قسم کے ہیں کہ جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ہونے ضروری ہیں اور واقعی احمدیت کی یہی تعلیم ہوتی ہو گی یہ نتیجہ پیدا ہونے پر رفتہ رفتہ لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے اور وہی لوگ اس کی مخالفت میں کمربستہ رہیں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ختم اللّٰہ...

(میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ الہام حضرت مسیح موعود)

سکاٹ لینڈ میں تبلیغ اسلام

پہلے انگریز مبلغ اسلام کی مساعی — ایک پادری کو مقابلہ کی دعوت

(از دفتر تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت حضرت فضل عمر کی زیر قیادت تمام دنیا میں علم اسلام کو بلند کرنے کی جد و جہد میں مشغول ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکاٹ لینڈ میں ہمارے نو مسلم بھائی مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ معہ اپنی اہلیہ صاحبہ (وہ بھی انگریز مسلمان ہیں) فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مشغول ہیں۔ اور دن رات اپنی انتھک کوششوں کے ساتھ عیسائی دنیا پر حجت تمام کر رہے ہیں۔ (۱) آپ ہر ماہ انگریزی زبان میں ایک مختصر رسالہ نکالتے ہیں جس میں نہایت عمدہ پیرایہ میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ عیسائیوں کے اعتراضات کا رد نہایت عالمانہ طور پر کیا جاتا ہے برادرم موصوف تھوڑے سے خرچ سے ہی اس کام کو چلائے جا رہے ہیں آپکی اہلیہ محترمہ بھی اس کام میں آپکا ہاتھ بٹاتی ہیں جون میں انہوں نے ایک خاص سکیم کے ماتحت کام کرنا شروع کیا۔ اور آپ گھر گھر جا کر لوگوں کو مسیح کی آمد ثانی کی خوشخبری دیتے رہے۔ اور اسلام کی طرف بلاتے رہے

آپ نے وصہ زیر رپورٹ میں گلاسگو کے بڑے بڑے لوگوں۔ پادریوں اور مذہبی زعما کی خدمت میں لٹریچر بھی ارسال کیا

اسلام اور طلاق:۔ کچھ عرصہ ہوا وہاں کے ایک اخبار (SCOTSMAN) میں طلاق کے متعلق ایک مضحکہ خیز آرٹیکل شائع ہوا جس کے جواب میں آپ نے تین آرٹیکل اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن نے دو آرٹیکل ایڈیٹر اخبار مذکور کو ارسال کئے۔ جو کہ جون کے مختلف پرچوں میں من و عن شائع ہو گئے۔

آپ نے کچھ عرصہ سے اسلامی کتابوں کی دوکان بھی جاری کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس ماہ ہر ہفتہ ایک دفعہ منڈی میں جا کر کتابیں فروخت کرتے رہتے اور اس ذریعہ سے کچھ لٹریچر کی فروخت کرنے کے علاوہ لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے۔

آپ نے اس ماہ ایک پادری صاحب کو مسیح کی صلیبی موت پر تبادلہ خیالات کرنے کا چیلنج دیا۔ مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔

احباب کرام! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کا نتیجہ ہے۔ کہ آج اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں میں سے ہی اسلام کا پروپیگنڈا کرنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے

(قائم مقام وکیل التبشیر للتحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو مخاطب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

درخواست ہائے دُعا

میری والدہ ماجدہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہے۔ احباب والدہ محترمہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد قریشی افریقوی حال ساکن جہلم)

(۲) عنقریب مولوی فاضل کا نتیجہ نکل آئے گا۔ تمام احباب کرام خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جامعہ احمدیہ کے ان طلباء کے لئے جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امتحان میں کامیاب کرے۔

طالب دعا:- عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی واقف زندگی جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر۔ جھنگ

آئندہ ۹۰ دنوں کے اندر تین لاکھ امریکنوں کے بھرتی ہونے کا امکان

لندن ۱۲ جولائی - واشنگٹن میں اس کا ذکر ہو رہا ہے کہ اندرونی جی ڈی کی تیاری کے منصوبے پر عملدرآمد اور کوریا میں سپاہی اور سامان کی ضروریات کے متعلق ٹوکیو میں جنرل میک آرتھر اور چیف آف سٹاف کے باہمی مشورہ کے بعد امکان ہے کہ آئندہ تین مہینوں کے اندر ۰۰۰،۰۰۰،۳ امریکی بھرتی ہو جائیں گے - محکمہ دفاع نے فوج کے لئے جن ۰۰۰،۲۰ آدمیوں کا مطالبہ کیا ہے وہ چند دنوں میں ملنا شروع ہو جائیں گے۔

واشنگٹن میں برلن کے ڈائریکٹر جنرل کی اس بات کو معنی خیز تصور کیا جا رہا ہے کہ ان کے خیال میں اگر ضرورت پڑی تو ۹۰ دنوں کے اندر ۲۲ سال سے لے کر ۲۳ سال تک کی عمر کے ۰۰۰،۰۰۰،۳ جوان مہیا کئے جا سکتے ہیں

اطلاعات کے مطابق فوجی حلقوں کا اندازہ ہے کہ کوریا میں کام پورا کرنے کے لئے مزید ۰۰۰،۲۰،۱ آدمیوں کی ضرورت ہو گی۔

وہائٹ ہاؤس میں صدر ٹرومین نے کانگرس کی دونوں جماعتوں کے لیڈروں کا ایک اجلاس طلب کیا جس کی وجہ سے نئے اقدام کے متعلق قیاس آرائی شروع ہو گئی ہے۔ کوریا کی جنگ شروع ہونے کے بعد یہ اس قسم کی تیسری کانفرنس ہے - (اسٹار)

عربوں کی مجلسی اصلاح کا منصوبہ

بغداد ۱۲ جولائی۔ سابق وزیر اقتصادیات ڈاکٹر سید عبدالرزاق الظاہر نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ مصر کے مجلسی اصلاح کے منصوبہ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنی مالی حالت کے لحاظ سے ہر عرب ملک کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے - انہوں نے مزید کہا کہ سرکاری زمینیں عوام میں تقسیم کر دینی چاہئیں۔ جاگیرداری ختم کر دینی چاہئے اور عوام کی حالت میں ترقی کیلئے عرب ممالک کو صنعتی بنانا چاہیئے۔ (اسٹار)

بھارت اور پاکستان کو معاہدہ اوقیانوس کے نمونے پر متحدہ دفاع کا سمجھوتہ کرنا پڑیگا

برطانیہ بھارت اور پاکستان دونوں کو سامان حرب بھیج رہا ہے

کراچی ۱۲ جولائی - چیف آف دی امپیریل جنرل سٹاف فیلڈ مارشل سلم نے کل واضح طور پر اٹلانٹک پیکٹ کے نمونے پر بھارت اور پاکستان کے متحدہ دفاع کا اظہار کیا - انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے ساتھ متحدہ دفاع کا سمجھوتہ کرنا پڑے گا اور بھارت کو پاکستان سے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مصر میں برطانوی فوجیں قابض فوجوں کی حیثیت سے مقیم نہیں - برطانوی فوجیں مصر پر قابض نہیں ہیں اور معاہدے کی رو سے ان کا قیام سنہ ۱۹۵۶ء کے آخر تک ہو سکتا ہے۔

آج سہ پہر کے وقت انہوں نے ملکی اور غیر ملکی نامہ نگاروں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا - پریس کانفرنس میں ان سے دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر پاکستان اور بھارت کے متحدہ دفاع کے بارے میں تحقیقاتی سوالات پوچھے گئے۔

ایک نامہ نگار نے ان سے سوال کیا کہ اگر شمال کی طرف سے کسی بڑے حملے کا اندیشہ نہ ہو تو کیا پاکستان کیلئے بھارت کی بجائے مشرق وسطیٰ کے ممالک سے متحدہ دفاع کا سمجھوتہ کرنا مفید ہو گا اس کے جواب میں فیلڈ مارشل سلم نے کہا کہ میرے خیال میں ہر نقطہ نظر سے صرف بھارت اور پاکستان کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے سبھی ملکوں کے لئے یہی مفید ہے کہ وہ اچھے ہمسایوں کی طرح رہیں۔ بھارت اور پاکستان کو آپس میں ایسا معاہدہ کرنا چاہیئے جس سے وہ پرامن زندگی گذار سکیں اور اگر دونو ملک واقعی ایسا سمجھوتہ کرنا چاہیں تو اس کا امکان موجود ہے۔ برطانوی حکومت تو دل سے یہی چاہتی ہے

انہوں نے کہا کہ اگر اس سمجھوتے میں لنکا کو بھی شامل کر لیا جائے تو سمجھوتہ مضبوط تر ہو جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں نے بھارت کو بھی یہی مشورہ دیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ اگر تیسری جنگ شروع ہو گئی تو بھارت اور پاکستان برطانیہ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ مارشل سلم نے کہا کہ دونوں ملک اپنے جھگڑے نمٹانے کے بعد بہت بڑی مدد دے سکتے ہیں۔ برطانیہ جھگڑے نمٹانے میں ہر ممکن مدد بڑی خوشی سے دینے پر تیار ہے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر خاص ملایا پر حملہ ہوا تو برطانیہ اس کی کوئی امداد نہیں کرے گا۔ برطانیہ کی امداد صرف کوریا تک محدود رہے گی

انہوں نے کہا کہ مصر میں برطانوی فوجیں مصر پر قابض نہیں ہیں اور معاہدے کی رو سے ہم ۱۹۵۶ء تک مصر میں فوجیں رکھ سکتے ہیں

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہم پاکستان اور بھارت دونوں ہی کو ہتھیار بھیج رہے ہیں۔

اس پر ان پر سوالوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی ص ۳

ص ۲ ان سے کہا گیا کہ چونکہ بھارت نے پاکستان کو اس کے حصے کا اسلحہ بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ پاکستان سے اس معاملے میں ترجیحی سلوک کرے۔

فیلڈ مارشل سلم نے بڑی چابکدستی سے ☆

☆ اپنا دامن بچایا اور کہا کہ تقسیم تو بھارت اور پاکستان میں ہوئی ہے۔ برطانیہ کا اس سے یہی تعلق ہے کہ وہ تقسیم کی بنیاد سے متفق تھا۔ تقسیم کی شرائط پورا کرنے کی ذمہ داری اس پر نہیں

اس سوال کے جواب میں کہ آپ ایک سپاہی کی حیثیت سے کشمیر کے جھگڑے کا کیا حل بتلاتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ایک سپاہی کی حیثیت سے اسے نمٹانے کا مشورہ دوں گا۔

فیلڈ مارشل رات کا کھانا خواجہ ناظم الدین کے ہاں کھا کر لندن روانہ ہو جائیں گے۔

امریکہ نے دریائے کُم پر آخری خطِ دفاع قائم کر دیا

لندن ۱۲ جولائی - امریکنوں نے دریائے کُم پر ”پیچھے نہ ہٹنے والا“ جو خطِ دفاع قائم کیا ہے اور جہاں پر ایک خستہ فوج شمالی کوریا کی ایک پوری ڈویژن کو آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے اہم جنگی سامان اور کمک بہم پہنچائی جا رہی ہے۔

امریکیوں کی جن کو ہر جگہ دشمن کو روکنے کے لئے جان توڑ لڑائی کا حکم دیا گیا تھا - اب اس سے حوصلہ بندھا ہے کہ بھاری توپیں پہنچ گئی ہیں اور اب انہوں نے اپنی کارروائی بھی شروع کر دی ہے نیز یہ کہ ۲۴ گھنٹوں تک اشتراکی دستوں کے رسل و رسائل کے راستے اور مستقروں پر بمباری میں بھی خاصی کامیابی ہوئی ہے - بتایا گیا ہے کہ اس وقت امریکی ۱۰۵ ملی میٹر کی بھاری توپیں استعمال کر رہے ہیں - امریکی توپوں کی ناکامی کی ایک وجہ اب تک یہ تھی .... کہ بار برداری کی دقتوں کی وجہ سے ۱۰۵ ملی میٹر کی توپوں کا گولہ بارود ناکافی تھا - انہیں ایسا آتشگیر مادہ استعمال کرنا پڑتا تھا جو اگرچہ پیدل فوج اور ہلکی گاڑیوں کے لئے تباہ کن ہے - لیکن جن کا بکتر پر تقریباً کوئی اثر نہیں پڑتا ـــــ حملہ آوروں کا اصل ٹینک ۳۰ ٹن کا ٹی ۳۴ ہے جو گذشتہ آٹھ برسوں سے سوویٹ فوج کا معیاری درمیانی ٹینک ہے اور جن پر ۷۶ ملی میٹر کی توپیں نصب ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اب ۴۰ ٹن والے جدید ٹینک جن پر زیادہ بڑی توپ نصب ہے ٹی ۳۴ کی جگہ لے رہا ہے اور ان میں سے اکثر کوریا بھیجے جا چکے ہیں - (اسٹار)

کاغذ کنٹرول آرڈر ابھی تک نافذ ہے

لاہور ۱۲ جولائی - حال ہی میں حکومت پنجاب کے نوٹس میں کاغذ کنٹرول (اکانومی) آرڈر مجریہ سنہ ۱۹۴۵ء اور نیوز پرنٹ (مسلم) کنٹرول آرڈر مجریہ سنہ ۱۹۴۴ء کے احکام و ضوابط کی متعدد خلاف ورزیاں آئی ہیں۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ متذکرہ صدر کنٹرول آرڈر بدستور نافذ العمل ہیں اور ان کی حکم عدولی کی صورت میں وہی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جو خلاف ورزی کنندگان کے خلاف اختیار کی جاتی ہے (سرکاری اطلاع)

بین الاقوامی بنک ترکی کو قرض دیگا

واشنگٹن ۱۲ جولائی - ترقی و تعمیر کے بین الاقوامی بنک نے ترکی کو دو قرضے دینے کا اعلان کیا ہے - ان میں سے ایک کروڑ پچیس لاکھ ڈالر بندرگاہوں کو ترقی دینے پر صرف کئے جائیں گے اور ۳۹ لاکھ اناج کے ذخائر کی تعمیر پر۔

خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ ترکی میں بندرگاہوں کی ترقی پر کل تین کروڑ چھیالیس لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے - بنک نے جو قرضہ دیا ہے اس کے ذریعے بیرونی ممالک سے سامان خریدا جائیگا اناج جمع کرنے کے لئے سٹور بنائے جائیں گے ان پر خرچ کا اندازہ کوئی ایک کروڑ ڈالر ہے بنک پہلے دیئے ہوئے قرضہ سے ان کے لئے بھی دوسرے ملکوں سے سامان تعمیر خریدا جائے گا - بندرگاہوں کی توسیع کا کام سنہ ۱۹۵۳ء تک مکمل ہو جائے گا - سوائے بحیرۂ اسود کی بندرگاہ سیامسن کے جو سنہ ۱۹۵۶ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گی - غلہ اندوزی کے گوداموں کی تعمیر کا کام جاری ہے اور وہ بھی سنہ ۱۹۵۳ء تک ختم کر دیا جائے گا۔

تقریب تجدید ملاقات

لاہور ۱۲ جولائی عید الفطر کے دن قلعہ لاہور کے جہانگیری قطعہ میں تجدید ملاقات کی ایک تقریب پونے آٹھ بجے شام منعقد ہو گی۔ ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب اور آنریبل مشیران کی اس تقریب میں شمولیت کی توقع ہے - اس موقع پر انتظامات کے لئے ایک وسیع استقبالیہ کمیٹی قائم ہے ـــ پروگرام میں مختصر اکل و شرب کے علاوہ آرکسٹرا کی موسیقی اور ایک مشاعرہ شامل ہے مشاعرہ میں کئی سربرآوردہ شاعر حصہ لیں گے امید ہے کہ بعض ایسی دستاویزی فلمیں بھی دکھائی جائیں گی۔ جو اس سے پہلے لاہور میں نہیں دکھائی گئیں ـــ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہو گا۔ جو ساڑھے تین روپے فی ٹکٹ کے حساب سے